مصنف: حضرت میر سید علی ہمدانی، شاہ ہمدانؒ
مترجم: ڈاکٹر محمد ریاض مرحوم

حکمرانی کی مشکل گھاٹیاں

حضرتِ شاہ ہمدان، میر سید علی ہمدانیؒ (۷۱۴ تا ۷۸۶ھ / ۱۳۱۳ تا ۱۳۸۵ء) ایران، روس، تاجکستان کشمیر، بلتستان وغیرہ میں اپنی نمایاں دینی خدمات کی بنا پر بغایت معروف ہیں اور امیر کبیر، علی ثانی اور حواری کشمیری کے القاب سے یاد کئے جاتے ہیں۔ ان کے اس فارسی رسالے کا نام عقبات یا قدوسیہ ہے اور موصوف کے مرید حاکم کشمیر سلطان قطب الدین شاہمیری (۷۷۵ تا ۷۹۶ھ) کے نام لکھا گیا ہے۔ رسالے کی افادیت چونکہ عام ہے۔ اور بخل وحرص، کبر، ظلم اور تظاہر کے چہارگانہ عقبات سے گزرنے کا پندنامہ ہے اس خاطر ہم نے اسے مندرجہ بالا عنوان دیا ہے۔ رسالے کا ایران، ترکی اور روس (تاشقند) کے کتب خانوں میں ایک ایک مخطوطہ موجود ہے ہمارے پیش نظر مطبوعہ نسخے بھی ہیں جو "تذکرہ شیخ نجی" کے ضمیمے کے طور پر ۱۳۲۷ھ ش / ۱۹۴۸ء میں تہران سے شائع ہوئے (ص ۴۶۸ تا ۴۷۸) اور مجلہ "دانش" اسلام آباد شمارہ ۱۷ اور ۱۸، ۱۳۶۸ھ ش میں، ترجمہ تحت اللفظ ہے آیات واحادیث کا بھی اکثر ترجمہ ہی نقل کیا گیا ہے (مترجم)

جب تک کارخانۂ قضاء وقدر کے نقاش، راہِ سعادت کے عازمین کے الواح پر نگارخانۂ تقدیر کے زیرِ ہدایت، اقبال وادبار کے نقوش ثبت کرتے اور مشیت ایزدی کے حاجب وموکل، خوش بختوں یا بدبختوں کے بارے میں ہدایت وگمراہی کی کیفیات لکھتے رہیں۔ دعا ہے کہ الطاف ربانی کے نفحات کی برکات، راہ سلوک کے سالکوں پر نثار اور مزاج کے بیابان میں بھٹکنے والوں کی خاطر ہادی ورہبر بنی رہیں (آمین) اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

ترجمہ: "کیا آپ کو معلوم نہیں کہ آپ کے پروردگار نے قومِ عاد (قومِ ارم) کے ساتھ کیا معاملہ

کیا جن کے قد و قامت ستونوں جیسے دراز تھے۔ جن کے برابر کا کوئی شخص شہروں میں پیدا نہیں کیا گیا؟ اور آپ کو یہ معلوم ہے کہ قوم ثمود کے ساتھ کیا حشر کیا گیا؟ جو تعمیر قلاع میں پتھر کی تراش خراش کرتے تھے؟ اور میخوں فرعون کا کیا حشر ہوا؟ ان لوگوں نے شہروں میں بغاوت و نافرمانی پھیلا رکھی تھی۔ ان میں بہت زیادہ فساد پھیلا رکھا تھا۔ پس آپ کے پروردگار نے ان پر عذاب کا کوڑا برسایا۔ بے شک آپ کا پروردگار گھات میں ہے"۔ (۶ تا ۱۴، الفجر)

" جن لوگوں کو ہمارے پاس آنے کا خیال نہیں ہے اور دنیوی زندگی پر راضی ہوگئے ہیں اور اسی پر جی لگا بیٹھے ہیں۔ اور جو لوگ ہماری آیات سے غافل ہیں، ان کے اعمال کی بنا پر ایسے لوگوں کا ٹھکانہ جہنم ہوگا" (۸، ۹ یونس)

" جو شخص صرف دنیوی زندگی کا طالب ہے اور اس کی رونقوں پر فریفتہ ہے، ہم ایسے لوگوں کو یہ چیزیں پوری پوری دے دیتے ہیں اور ان کی خاطر کوئی کمی نہیں کی جاتی۔ آخرت میں ایسے لوگوں کی خاطر آگ ہے انھوں نے جو کمایا بے کار ثابت ہوا" (۱۵، ۱۶ ہود)

" کہہ دیجئے کیا میں آپ کو ایسے افراد کی خبر دوں جن کے اعمال خسارے میں ہیں؟ وہ ہیں جن کی دنیاداری کی کمائی برباد ہو رہی ہے۔ مگر وہ سمجھتے ہیں کہ اچھا کر رہے ہیں" (۱۰۳، ۱۰۴، الکہف)

" مومنو! تمہارے اموال اور اولاد تمھیں خدا کی یاد سے غافل نہ کریں۔ جن لوگوں نے ایسا کیا وہ خسارے میں رہیں گے"۔ (المنافقون)۔

" زمانے کی قسم انسان گھاٹے میں ہے، بجز ان لوگوں کے جو اعمال صالحہ انجام دیتے ہیں حق کی نصیحت کرتے ہیں اور صبر کی تلقین کرتے ہیں"۔ (۱ تا ۳ العصر)

" مومنو! اگر تمھارے آباؤ اجداد اور بھائی ایمان پر کفر کو ترجیح دیں تو ان کی رفاقت نہ کرو جو لوگ اس روش سے منہ موڑیں گے وہ سرکش ہوں گے" (۲۳، التوبہ)

ان آیاتِ ربانی سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ بقولِ قرآن مجید :

" ایسے لوگ بھی ہیں جو اللہ اور یوم آخرت پر ایمان لانے کا دعویٰ تو کرتے ہیں مگر وہ مومن نہیں ہوتے" (۸: البقرۃ)

میرے عزیز! نماز کے وقت تم رسم کے طور پر نماز ادا کر دیتے ہو، رمضان شریف میں روزے

بھی رکھ لیتے ہو اور ہر روز "مَا تَیَسَّرَ مِنَ الْقُرْآن" تلاوت بھی کرتے ہو نامعلوم تم ایمان و قرآن کے حقائق و اسرار سے کس قدر آگاہ ہو بات یہ ہے کہ جو دل گناہوں کی نجاستوں میں ملوث ہو کلام ازلی کے انوار اس پر تجلی ریز نہیں ہوتے۔ قرآن مجید میں اس امر کی طرف اشارہ موجود ہے کہ "لَا یَمَسُّهٗۤ اِلَّا الْمُطَهَّرُوْنَ (الواقعہ ۷۹) پاکبازوں کے سوا دوسرے ہاتھ نہیں لگاتے، دوسری جگہ ارشاد ہے

ترجمہ: اس کتاب میں اس شخص کے لئے یاد دہانی ہے جس کے پاس دل ہو" (۳۷: ق)

مطلب واضح ہے کہ جب تک تم آئینہ قلب صاف نہ کرو، قرآنی اسرار نگاہوں سے مستور رہیں گے۔

اے عزیز! خدائے تعالیٰ سے ایسی چشم بصیرت کی طلب کر جس کی مدد سے تو قرآن مجید کے معنوی حسن کو دیکھ سکے۔ کیونکہ "بہرے گونگے اور اندھے ۲:۱۸)" سننے بولنے اور دیکھنے سے محروم ہیں جاہل آباؤ اجداد اور فاجر اساتذہ کی پیروی سے غفلت اور حرمان کے سوا کیا ملے گا۔

تیرے حق صحبت کے پیش نظر میں یہ مختصر ناصحانہ رسالہ لکھ رہا ہوں تاکہ تو بد اعمالی اور ریاکاری سے بچنے کی کوشش کرے اور اس طرح قرب خداوندی کی راہ ہموار کر سکے۔ میرے اس تذکرے اور یاد دہانی میں کوئی مداہنت اور ریا نہیں ہے۔

اہم ترین قلبی نعمت اور جملہ اعمال کا سرچشمہ "ایمان" ہے۔ ایمان کے بغیر سب عبادات ہیچ ہیں میرے عزیز اگر صاحب ایمان ہونے کے سچے مدعی ہو تو اس دعویٰ کا عملی ثبوت بہت ضروری ہے ایمان کے حقائق سے وہ جواں مرد آگاہ ہے جس نے وادیٔ قدس میں باریابی کی خاطر معنوی طور پر دنیا و عقبیٰ سے "خلع نعلین" کر رکھا ہو۔ ایسے شخص کی نظر میں سنگ و زر یکساں ہیں وہ ما سوا اللہ سے روگرداں ہے۔

اور توجہ و نظر سے کاشف اسرار ہے حدیث قدسی میں گویا ایسے ہی شخص کا بیان ہے کہ:

"گویا میں اہل جنت کو ملاقات کرتا، زیارت کرتا اور اہل دوزخ کو ایک دوسرے سے معاونت کرتا دیکھتا ہوں۔ رسول اکرم نے ایسے شخص کے متعلق کہا کہ تو پہنچ گیا بس استوار رہ۔

یہ اشارے تو اس وقت سمجھے گا جب تو جان لے گا کہ دشمن کا دشمن دوست ہے اور دوست کا دشمن خدا کے نزدیک دنیا سے زیادہ قابل نفرت شے کوئی پیدا نہیں کی، جب تجھے معلوم ہو گیا کہ دنیا حق کی دشمن ہے تو جان لے کہ بخیل اور حریص شخص دنیا کا عاشق ہے۔ حرص و بخل دوستی کی رسی توڑنے والے ہیں اور محب دنیا مشعل ایمان کو گل کرنے والے، بخیل اور حریص حق کے دشمن ہیں، حدیث میں

ہے کہ اللہ تعالیٰ بخیل کی زندگی میں بھی اس سے ناخوش ہوتا ہے۔ ایمان کی روشنی جو تمام لوگوں کی دولت مومیائی ہے، حق کی دشمنی کی تاریکی کے ساتھ ایک شخص کے مقام واحد (دل) میں ایک جگہ کیسے سما سکتے ہیں

آخر از خواب اٰں بیدار شو — یک دم از مست ہوا ہشیار شو

رہرواں رفتند و تو در ماندۂ — حلقہ از سرزن کہ بر در ماندۂ

راہ زد مشغولی عالم ترا — نیست پروائے خدا یک دم ترا

گر ترا دیں باید از دنیا متاز — ہر دو باہم راست ناید کج مباز

اخبار نبویؐ میں ہے کہ حضرت داؤدؑ کو وحی آئی تھی: اے داؤدؑ کیا اظہار خیال ہے کہ مجھ سے محبت کرتے ہو؟ اگر تم صادق ہو تو حب دنیا (دل سے) نکال دو میری محبت اور محبت دنیا ایک قلب میں یکجا نہیں ہوسکتیں۔

اے عزیز ایمان کی حقیقت عالم جبروت کے آفتاب کی ہے جو مشرق کی کیفیت غیب سے طلوع ہوتا اور عقول و نفوس کے مراتب کے درجات پر گذرتا ہے اور بیابان محبت کے جاں سوختوں کے مغرب میں جا ڈوبتا ہے وہ عالم ملکوت کی بکر عروسوں کی طرح ہے جو باری کی بارگاہ سے ریاضت کے میدان کے سالکوں پر نثار ہوتا ہے وہ طالبوں کے اسرارِ حال کی آرائش ہے جیسے عالم قدس کے سیاح "یہ وہ لوگ ہیں جن کے قلوب پر ایمان مرقوم ہوگیا" (۲۲: المجادلہ) کے اشارے سے الہام کے قلموں سے اسے عارفوں اور مشتاقانِ محبت کے عازموں کے فہم کی الواح پر لکھتے ہیں۔ حقیقت عارفوں کے دریائے دل کا گوہر ہے جو علوم کے ذریعے سمندر کے متردل حلیے، اعمال کی صورتوں میں اعضاء و جوارح کے ساحلوں پر نمودار ہوتا ہے۔ وہ عاشقوں کی پیشانی کا نور ہے جو شہود کے ذریعے جمال و جلال کے انوار کی تجلیات کو صحرائے محبت کے دل شکستوں کے آئینے میں منعکس کرتا ہے وہ توحید کے مینوں کے حقائق کا ثمر ہے۔ جو خاصان عنایت کے دل کی فضا باغات کے درختوں کی ثابت قدمی پر ہوتا ہے بے شک تمہارے پروردگار کے لئے تمہارے ایام زمانہ میں نوازشیں ہیں، کا اثبات کرتے،

قانون تربیت کے سرفروں کا یہ حال ہے کہ وہ فہم و وہم کے جاسوسوں کی آنکھوں میں سلائی پھیر دیتے ہیں اور عقل و تدارک کی زبان فضول کی قینچی سے کاٹ دیتے ہیں۔ وہ شوقین نفس کے سرداروں کو توحید کے بازار عزت کے چوراہے میں "اور جس نے نفس کو ہوی کے دھوکے سے روکا (۴۰ النازعات) سے

مطابق قلم کر دیتے ہیں۔ ہوا و شہوت کے لشکر کو عشق کے دبدبے سے شکست دے دیتے ہیں اور محبوب کے دارالحکومت کو بُرے نیّوں کے قلوب پر متاع دل کے بموجب آداب عبودیت سے معتبر کرتے ہیں۔ یہ (عشاق) طبیعتوں کے گھر کو جو اخلاق بشر کا بت شکن ہے، تباہی کے گرزوں سے برباد کر دیتے ہیں اور عالم صغریٰ و کبریٰ کو عقلی شواہد و دلائل سے پردہ عدم میں پھینک دیتے ہیں خلقت کے ہجوم سے بحر فنا میں غوطہ لگا دیتے ہیں اور موہوم زنگ کے ننگ ادھار سے فنا ہوتے ہیں اور بحر وحدانیت سے اٹھ پڑتے ہیں اور عبودیت کی پستی کی تنگی سے جناح ربوبیت کے ساتھ فضائے ہویت میں اڑ جاتے ہیں۔ مغرور گناہگار جن کی ارواح کو شہوت کے امراض نے محجوب کر رکھا ہے جن کی عقل مقید ہوس کی ظلمت میں کمالات کسب کرنے سے عاجز آ گئی۔ جن کی نسکور طبیعت دنیا کے مکروں سے آشفتہ اور جن کا ایمان شیطانی وسوسوں سے مضطرب ہے وہ طلعت ایمان کے انوار کی تجلیات اور عرفان کے اسرار کی روشنیوں سے کیا خبر رکھتے ہیں؟

اے عزیز! (آیہ کریمہ) کہو کہ اگر تمہارے باپ، بیٹے، بھائی، بیویاں اور کنبے اور وہ مال جو تم نے کمائے ہیں اور وہ تجارت جس کے مندا پڑ جانے کا تمہیں خطرہ ہے اور وہ گھر جنہیں تم پسند کرتے ہو تمہیں اللہ، اس کے رسولؐ اور اس کے راستے میں جہاد کرنے سے زیادہ عزیز ہوں تو منتظر رہو یہاں تک کہ اللہ اپنا حکم تمہارے سر پہ لے آئے۔ (۲۴: التوبہ) کا بیان ہے کہ ماں باپ، اولاد، رشتہ دار مال و جان اور حکومت و سلطنت تمام راہ حق کا خس و خاشاک ہیں۔ جب تک سالک اللہ کی راہ میں جہاد کرو جیسے جہاد کرنے کا حق ہے ( ) کے بموجب اس ہجوم سے اپنا راستہ صاف نہ کرے، تو چہرہ ایمان کے چہرہ حسن کی دلکشی بشریت کے پردے کے پیچھے سے نہیں جھلکتی، جس کسی نے اس مقام کی تحقیق نہ کی ہو، کیسا مومن ہوں کے کلمات اس سے صادر ہونا درست نہیں، حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک حدیث روایت کی ہے کہ: لا الٰہ الا اللہ پڑھنے والے سے خدا اپنا عتاب دور کرتا ہے۔ جب اس قول کے مدعی کے دین میں خلل آنے جبکہ اس کی دنیا سالم ہو اور اسے اپنے دین کے نقص کی پرواہ نہ ہو، تو وہ جب لا الٰہ الا اللہ کہتا ہے تو خدا اس کے جواب میں کہتا ہے۔ تم جھوٹ کہتے ہو، تم جھوٹ کہتے، تم اپنے قول میں سچے نہیں" (اللہ کے رسولؐ نے سچ فرمایا ہے) یہ جو تم نے سنا، عام مسلمانوں کی روش ہے لیکن خواص

مسلمانوں کا مقام اس سے بہت بلند ہے عاشقوں کی فضائیں اور اقدامات اس سے بلند تر ہیں. حضرت بایزید بسطامیؒ قدس اللہ سرہٗ سے منقول ہے: میرے دل میں جب دنیا کا خیال آئے تو میں وضو کرتا ہوں اور جب آخرت میری راہ میں حائل ہو تو میں غسل کیا ہوں۔

اے عزیز، فانی خاک نیز محبوب کے طالب جو جسمانی اور نفسانی لذتوں کے دل باختہ ہیں۔ اپنے کم مایہ مطلب کی طلب میں دولت کی پروا نہیں کرتے جبکہ طالبانِ حق کو اپنے سر کی پروا نہیں۔ یہ ان طالبوں کا آغاز کار ہے اور اس آغاز کا انجام ناپدید ہے۔ تم فہم کی روشنی سے انسان کے ساتھ اپنے خانۂ وجود کی سیر کرو اگر اس بات کی نشانی تمھیں مل جائے تو تجھے مبارک ہو پس اس پر لوگ خوش ہوں یہ لوگ جو مال جمع کرتے، اس سے یہ بہتر ہے" (۵۸: یونس) اگر تمھیں پتہ نہ چلے تو بیابانِ غفلت و ندامت میں حیران نہ ہو اور مہلت (زندگی) کو غنیمت جانو اور موت کے حملے سے پہلے اس کا کام تمام کرو اور ایمان کامل کرو، اس کے بعد اگر ماں باپ کی رسوم تمھیں راہِ حق سے روکیں تو میدانِ طلب کے مجاہدوں (میں مشغولیت) کی لاف زنی نہ کریں کیونکہ اس راستے میں مرد اسے کہا جا سکتا ہے جو دنیا کے مشغلوں کی ناپاکی سے منزہ ہو، نفس کے شر اور طبع و ہوئی کی کشش سے رہا ہو اور انوارِ عالم کی روشنیاں اس کی روح پر چمکی ہوں۔ جن پاکباز عورتوں کو یہ درد احساس ہو، وہ مردوں کی سی ہیں اور جو مرد اس احساس سے غافل ہیں، وہ عورتوں سے کم تر درجے کے ہیں:

تا نیابد درد درکارت پدید — تقۂ این درد نتوانی شنید
درد او گرد امنت گیرد دمے — رستگاری یابی از عالم ہمے
ور نگیرد دامنت این درد زود — گفتگوئے من ندارد ہیچ سود

اے میرے عزیز! اگر تو کسی غلام کو حکم دے کہ فلاں کام کر اور فلاں نہ کر اور (کہے) کہ ایسا نہ کرو گے تو تمھاری گردن اڑا دوں گا پھر تو اس پر مامور کرے کہ اس کے حال پر تجسس کرے۔ یقین ہے کہ وہ مخالفت نہ کر سکے اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے کہ "نماز قائم کرو اور زکوٰۃ دو" (۲:۴۳) "جو رزق ہم نے تمھیں دیا ہے، اس طرح کرو" (۲:۲۵) "چاہیئے کہ تم میں سے ایک جماعت ایسی ہو کہ جو نیکی کا حکم دینے والی اور برائی سے روکنے والی ہو (۱۰۴: آل عمران) مال اپنے درمیان باطل طریقے سے نہ کھاؤ (۱۸۸ : ۲) "ربا اور سود نہ کھاؤ" (۱۷:۳۴) یتیم کے مال کے قریب نہ پھٹکو (۱۵۲: الانعام) تم میں سے بعض دوسروں کی غیبت نہ کریں (۱۲: الحجرات)

اور یہ بھی بتایا ہے کہ "اور ہم تمہارے نگران ہیں محترم لکھنے والے" (۱۰ ، ۱۱ : الانفطار) جو ان پر عمل نہ کرے تیرا علم (اقتدار) اس کی سرزنش کر سکتا ہے اسے خدائی پر ایمان نہیں ہے کیونکہ وہ اگر جانتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے قول میں صادق اور اپنا حکم جاری کرنے پر قادر ہے تو جو وہ فرماتا اس پر عمل کرتا اور خدا کے حکم سے تجاوز نہ کرتا اس سے تجھے معلوم ہوگا کہ اکثر لوگوں کا ایمان ہی نہیں ، الا ماشاء اللہ ۔ اور کئی لوگ کہتے ہیں کہ ہم اللہ اور آخرت پر ایمان لائے مگر وہ مومن نہیں ہوتے (۸ : البقرہ)

اگر ملک میں کوئی یہودی یا عیسائی طبیب ہو اور تم علم طب میں اس کی حذاقت کے قائل اور تجھے کوئی مرض لاحق ہو اور وہ طبیب کہے کہ تم ایک ماہ تک کھانا نہ کھاؤ ورنہ تم ہلاک ہو جاؤ گے ۔ تو یقیناً صحت کی خاطر کھانے سے منصرف رہے گا ۔ مگر خدا نے لاکھ (سے زائد) نبی بھیجے تاکہ تیری سعادت یا شقاوت واضح کریں ۔ وہ کہتے رہے کہ امرِ حق کی سفاظت ابدی سعادت کا سبب ہے مگر تم نے وہ اوامر و نواہی بھلا دیئے تو ہوائے نفس اور شیطان کے مفسد کے مطابق کام کرتا ہے ، تم بتاؤ کہ لاکھ نبی کی بات سے یہودی حکیم کی بات آیا تمہارے نزدیک زیادہ مفید و معتبر ہے ؟ اس عیاں عمل سے تم اپنے کفر کو دیکھ لو کہ اس سے زیادہ ظالم کون ہے جسے آیات ربانی کے ذریعے یاد دہانی کروائی جائے مگر وہ ان سے اعراض کرتے ہوں (۲۲ : السجدہ)

اے عزیز ! بارگاہِ ربانی کے پردے اتنے بلند ہیں کہ انہیں حجاب و نقاب میں مستور رہنے کی احتیاج نہیں لیکن انسان خود بشری ، حیوانی ، درندانہ اور شیطانی صفات کی تاریکی کے غلبے سے اپنا حجاب بن جاتا ہے ۔

بخل ، کبر ، ظلم اور ریا کے رذائل

جملہ رذائل اخلاق کی اصل چار امور ہیں ۔ بخل ، کبر ، ظلم اور ریا ۔ ان صفاتِ بد کا غلبۂ ظہور ، سالکوں کے عظیم حجابات ہیں اور ان مہلک (نیکی کی) سد راہ صفات کے زور سے لوگ راہِ حق سے پردے میں ہیں اور یہ راہِ حق کی چار گھاٹیاں ہیں ۔

بخل کی گھاٹی

بخل اور کنجوسی پہلی گھاٹی ہے ۔ یہ حبِ دنیا کا نتیجہ ہے ، چونکہ ایسے شخص کی محبوب دنیا ہے

اسے اپنے محبوب کا زوال پسند نہیں. وہ دنیا کی حفاظت کی کوشش کرتا ہے اور اس کے زیادہ حصول کی خاطر عجیب بہانے کرتا ہے ۔ اس مرض کے علاج کے لئے مومن کو ان احادیث پر غور کرنا چاہیئے ۔ جو مذمتِ دنیا کے سلسلے میں ہیں (ایک حدیث ہے) اگر دنیا خدا کے نزدیک مچھر کے پر کی اہمیت بھی رکھتی تو کافر کو اس سے پانی کا ایک قطرہ بھی ملتا ہے ۔ حضرت ابن سراؓ کی روایت ہے کہ انھوں نے فرمایا : میں اس سفر میں رسول خداؐ کے ساتھ تھا ۔ جب قافلہ رکا ، رسول اللہؐ نے فرمایا : اس مردار کو دیکھتے ہو، اس کی کسی نے توہین کی اور یہاں پھینکا ہے ؟ لوگوں نے پوچھا : یا رسول اللہؐ ! اسے کس نے پھینکا ہے ؟ فرمایا : جس قدر یہ مردہ اس کے اہل و عیال کے اب ناگوار ہو رہا ہے ، دنیا خدا کے لئے اس سے زیادہ ناگوار ہے ، حضرت سلیمان بن یسارؓ نے روایت کی کہ رسولِ خداؐ نے فرمایا: خدا نے دنیا سے زیادہ ناپسندیدہ کوئی چیز پیدا نہیں کی اور یہ خدا کی ایسی مخلوق ہے جس پر اس نے نظر ہی نہیں ڈالی ۔

تم نے دیکھ لیا کہ حدیث اول کی رُو سے دنیا خدا تعالیٰ کے نزدیک مچھر کے پَر سے بھی کم مایہ ہے ۔ دوسری حدیث کے مطابق اپنی کمینگی اور پستی کی وجہ سے دنیا مردار سے بھی زیادہ وحشت انگیز ہے اور تیسری حدیث سے تم سمجھ گئے اور دنیا اپنی ماتگی ، بیہچ مقداری اور وحشت خیزی کے حق کی دشمن ہے اور اس کے ساتھ فنا پذیر بھی ہے ۔ اس کا وجود زود گذر اور ناپائیدار ہے پھر اس کی ہر آسائش ہزار دکھوں سے ملو ہے تم یقین کے ساتھ جان لو گے کہ ایمان کی حقیقت جو لامکان کے نشیمن کا طائر ہے ۔ کمینہ دنیا کی مردار کی جگہ قرار نہیں پا سکتی ۔ مومن کی علامتوں میں سے بلند ہمتی ہے اسی لئے رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : دنیا ، مومن کے پاؤں تلے ہے یعنی عالم علوی کے سدرہ کے شاہباز اور قربِ مولا کی درگاہ کے عالی ہمت بلند محل میں عالم ناسوت کی تنگ پستی ، عالم لاہوت کی فضا میں دنیا پر اور ویرانۂ دنیا کے اگلے رستوں پر پہلا قدم رکھتے ہیں

کبر و غرور کی گھاٹی

دوسری گھاٹی کبر ہے آدمی کی خاصیت یہ ہے کہ غفلت دپردے کی حالت میں جب اپنے

آپ کو کسی قسمت میں دوسروں سے بے نیاز دیکھے اور اسباب دنیوی میں دوسروں کو اپنا محتاج دیکھتا ہے تو اس میں غرور پیدا ہوتا ہے۔ اس مرض کا علاج یہ ہے کہ اپنی حالت پر غور کرے کہ اس کی اصل گندے پانی سے ہے۔ جسے دیکھنے سے کراہت آتی ہے اور آخر میں وہ لاشۂ مردار ہوگا کہ اگر ایک ہفتہ بعد اس کی قبر کھودیں، سب کو اس کی گندگی اور بدبو سے نفرت ہوگی صحت اور زندگی کی حالت میں وہ ایسی ناپاکیوں اور نجاستوں کو اٹھائے پھرتا ہے جسے وہ ہر روز کئی بار دھوتا ہے ایک دن ان کا دھونا ترک کرے، اس کی گندگی نمایاں ہوجائے۔ وہ اپنی طاقت و تدبیر سے مچھر اور مکھی کو بھی نابود نہیں کرسکتا۔ اس کے ناخن میں درد یا بیماری لگے۔ تو وہ عاجز اور بے چین ہوجاتا ہے اور زندگی اس پر تلخ ہوجاتی ہے۔ ایسی مخلوق کو شرم ہونی چاہیئے کہ فاطر، حکیم، قادر اور عظیم خدا کی بارگاہ میں اپنا نام لے یا اپنے پست و حقیر وجود کو بھی قابل توجہ جانے ؎

چوں تو حالی نجاست آمدی — از چہ در صدر ریاست آمدی
آں سگ دوزخ کہ تو بشنودۂ — در تو خفتہ آستا و خوش آسودۂ
باش تا فردا سگ کر رمنیت — سر ز دشمن برزند از دشمنیت
نیک بیں کہ تشنگی مردن ترا — بہتر است از نام خود بردن ترا
گر شوی چوں خاک درد و پایمال — تا ابد جاں را بدست آری کمال۔

تیسری گھاٹی، ظلم

تیسری گھاٹی ظلم ہے۔ اے عزیز، ظالم کی مثال اس شخص کی ہے جس نے بے ہوشی اور شراب پی رکھی ہو نشے نے اس کے اعضاء کو متاثر کر رکھا ہو۔ اس حالت میں وہ کلہاڑی ہاتھ میں لے اور مستی کی حالت میں وہ یہ سمجھ کر حملہ کرے کہ کلہاڑی سے دشمن پر وار کرے جبکہ ضرب اس کے پاؤں پر لگ رہی ہو، یوں وہ اپنی رگوں اور اعضا کو چیر پھاڑ دے اور ہڈیوں کو توڑ دے مگر نشہ و مستی کی حالت میں اسے خبر تک نہ ہو۔ البتہ جب نشہ و مستی کا اثر زائل ہو تو وہ فریاد کرے گا اور اظہارِ حسرت کرے گا۔ مگر اس وقت اس کام سے فائدہ نہ ہوگا۔ اس طرح ان بدبختوں، ظالموں کی نظر و بصیرت اندھی ہوگئی جو شیطانی وسوسوں کی ظلمات اور نفسانی شہوتوں کے ہیجان کے زیر اثر ہیں وہ ایسے اعمال کے انجام سے بے خبر دوسرں

کے احوال کی خرابیوں سے مسرور رہے تا آنکہ جب اس کے خبیث درخت کو موت کے جھونکے ہلائیں اور اس کی تنگ آنکھ موت کے طبل کو رج جھوٹے اور نانوں کے خواب سے جاگے اپنی آرزوں کو بھوڑوں اور امیدوں کو سانپ کی صورت میں دیکھے اور اپنے اعمال کی جملہ خرابیوں کو بند زنجیر کی حالت میں پائے اس کے باطل تصورات اور جھوٹے اعمال کی آگ شعلہ در ہوگی اور " تیرے رب کی گرفت شدید ہے" (۱۲: البروج) کی لہروں والا بحر غضب ناک ہوگا اور ناموزاں عذاب کہیں گے، تو اس سے غافل تھا پس آج ہم نے تیرا پردہ اٹھا دیا پس تیری نظر آج تیز ہے (۲۲: ق) اس کے بدبخت دل سے یہ صدا آئے گی کہ خدایا، ہم پر نگاہ و التفات فرما، ہماری سُن اور ہمیں لوٹا دے کہ ہم نیک عمل کریں۔ بے شک ہم ایمان والے ہیں (۱۲: البقرۃ) اس صدا کے جواب میں کہا جائے گا: کیا ہم نے تم کو عمر نہ دی جس میں قابل یاد دہانی شخص کو نصیحت کی جاتی رہی اور تمہارے پاس ڈرانے والا آیا۔ پس (عذاب چکھو۔ پس ظالموں کے لئے کوئی مددگار نہیں (۳۸: الفاطر) ہر نفس نے جو کمایا وہ اس کا گروی ہے (۳۸: المدثر) تم کو سوائے اس کے جو عمل کرتے رہے۔ بدلہ نہیں ملے گا (۹۰: النحل) ظالم عنقریب جان لیں گے کہ وہ کدھر لوٹائے جا رہے ہیں (۲۲۷: الشعراء)

خانۂ خلق کنی زیر و زبر — تا بر اندازی سر افرازی بدر
خون بریزی خلق را در صد مقام — تا خوری یک لقمۂ از وے حرام
خوشہ چین کوے درویشاں توئی — در صرا طبعی بر زیشاں توئی
چند خواہی بود نی پختہ نہ خام — نے بدون نیکوئی خاص و نہ عام
پادشاہی ذوق معنی بردن است — نے بزور و ظلم دنیا خوردن است

ریا، چوتھی گھاٹی

چوتھی گھاٹی "ریاکاری" ہے اور وہ خفی شرک ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی خبر دی ہے اس کی حقیقت مخلوق پر اس طرح پوشیدہ ہے کہ خاص انبیاءؑ اور اولیا میں عنایت باری تعالیٰ سے مختص افراد کے ماسوا کسی کو اس کی خبر نہیں۔ 'ریا' غافلوں کے اعمال و افعال میں اسی طرح جاری و ساری ہے کہ کسی کو اس کی خبر نہیں ہوتی، یہاں تک کہ جس روز راز

آزمائے جائیں گے (۹ : الطارق) آپہنچے گا اور جسے دنیا میں لوگ اطاعت جانتے تھے، عقبیٰ میں وہ اس سے برعکس ظاہر کا ہوگا اور نیکیاں، برائیوں سے پلڑے میں پڑ جائیں گے۔ اس وقت "اور خدا جو لوگ سمجھتے تھے اسے بدل دے گا" (۴۸ : الزمر) کا راز ظاہر ہوگا۔

اے عزیز! اللہ جل شانہ کا فرمان ہے کہ اللہ کے نزدیک تم میں زیادہ محترم وہ ہے جس میں تقویٰ زیادہ ہو (۱۳ : الحجرات) مگر تم سنہری انگشتری، ریشمی کپڑوں اور فسق و فجور والے غلاموں کو عزت و احترام جانتے ہو۔ تم دنیوی مصلحتوں کی خاطر فاسق امیروں کا لحاظ کرکے امر حق کے نفاذ میں سستی کرتے ہو۔ تم نے اپنی سستی دھر رکھی ہے کہ گویا تمہارے نزدیک ہوا کا شیطان کی اطاعت بندگیٔ خدا پر مقدم ہے اور فاسقوں اور فاجروں کی عزت تمہارے نزدیک خدا اور رسول کی قدر و منزلت سے زیادہ ہے۔ انصاف سے غور کرو تو یہیں تمہارے اسلام و ایمان کا مرتبہ معلوم ہو جائے گا۔ اس طرح تم اس کی اصلاح و تکمیل پر توجہ دے سکو گے۔ لیکن بہت سی گھاٹیاں طے کرکے تم نسیم دوستی سے مشام جان کو بہرہ ور کرسکو گے یہ سعادت اسے حاصل ہوسکتی ہے جو قطع علائق اور مالوفات کرے اور اقربا اور اخوان کی جدائی برداشت کرسکے ؎

شاخ امل بزن کہ چرا فیست رزد میر | بیخ ہوس بکن کہ درختیست کم بقا
گر سہ د داغ داغ بر عقل خواندہ ای | پس پایمال مال مباش از سر ہوا
از کوئے رہزنان طبیعت ببر قوم | از خوئے رہروان طریقت طلب صفا (سنائی)

اے عزیز، تیرے لباس میں سانپ گھس آئے اور تمہیں خبر نہ ہو، تو جو تمہیں خبر دے اس کے شکر گذار ہو، جن رذائل کا ذکر ہوا، ان کے اثرات ہزاروں سانپوں اور بچھوؤں سے زیادہ ہیں۔ سانپ بچھو تو جسم پر اثر کرتے ہیں اور صفاتِ بد آخرت کے درجات کی مانع ہوتی ہیں۔ ان سے دین و ایمان اثر پذیر ہوتے ہیں اور ان کے ابدی نقصانات بے عدد حساب ہیں۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ سالکانِ راہ کے اسلام و ایمان کو شیطانی وساوس اور نفسانی حوادث کے مصائب سے اپنی پناہ میں رکھے وہ قریب جواب دینے والا ہے ( ) "اور جس کسی نے ہدایت کی پیروی کی، اس پر درود و سلام ہو"۔ (۴۷ : طٰہٰ)

(بقیہ ص ۴۰ پر ملاحظہ فرمائیں)